بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ لله ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

144: محرم الحرام تقویٰ کا مہینہ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾(آل عمران:133)

اور نبی رحمت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:"أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَرَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ"۔أخرجه مسلم۔

آج کے خطبے کا موضوع ہے"محرم الحرام تقویٰ کا مہینہ ہے"۔

ماہ محرم کی کیا فضیلت ہے؟ ماہ محرم کا تقویٰ سے کیا تعلق ہے؟ تقویٰ کا کیا معنی ہے؟ ماہ محرم میں بعض بدعات کو بیان کریں گے۔اور ماہ محرم میں کن عبادات کا اہتمام کرنا ہے؟ عام لوگوں میں ماہ محرم کے تعلق سے کیا تصور ہے؟ اس موضوع پر بات کرتے ہیں۔

یادرکھیں کہ محرم الحرام کا جو مہینہ ہے اس کی فضیلت جو بیان کی گئی ہے قرآن اور سنت میں وہ معروف اور مشہور ہے اور کسی چیز کی فضیلت اس چیز کی حقیقت سے جڑی ہوتی ہے اور جتنے بھی مہینے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں سارے کے سارے خیر کے مہینے ہیں کوئی مہینہ شر کا مہینہ نہیں ہے کیوں کہ یہی مہینے زمانہ ہیں اور اسی زمانے میں ہم زندہ ہیں اور اسی زمانے میں زندہ رہتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔تو زمانے کے اعتبار سے وقت کے اعتبار سے کوئی دن یا کوئی ہفتہ یا کوئی مہینہ اچھا یا بُرا نہیں ہوتا اس اعتبار سے، اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے زمانے کی:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ﴾(العصر:1-2)

تو اس میں سارے زمانے کی فضیلت بیان کی گئی ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ بعض مہینوں کو بعض پر اللہ تعالیٰ نے فوقیت دی ہے اور فضیلت عطا فرمائی ہے۔رمضان کا مہینہ فضیلت والا مہینہ ہے، حج کا مہینہ فضیلت والا مہینہ ہے۔رمضان کی فضیلت کی وجہ روزہ ہے اور حج کی فضیلت کی وجہ ہے حج کرنا اور یوم عرفہ ہے۔اگر ہم ذرا غور کریں تو وقت کی فضیلت اللہ تعالیٰ کی رضا سے جڑی ہوئی ہے، عبادات سے جڑی ہوئی ہے۔کسی چیز کی فضیلت کی جو حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے کتنا قریب ہے یا یہ چیز ہمیں اللہ تعالیٰ کے کتنا قریب کر سکتی ہے یا اس چیز کے ذریعے سے ہم اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کیسے حاصل کر سکتے ہیں اور کتنا حاصل کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ہاں جو مہینے ہیں وہ بارہ ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا﴾(التوبہ:36)

بارہ مہینے ہیں ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے الأشهر الحرم ہیں حرام مہینے ہیں﴿مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾چار مہینے ہیں۔

یہ چار مہینے کون سے ہیں ؟اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں محرم یا اگر ترتیب سے اسے پہلے دیکھیں، ذوالقعدہ ہے، ذوالحجہ ہے، محرم ہے اور رجب ہے۔ تین ایک ساتھ ہیں اور ایک الگ سے ہے۔

حرمت کا کیا معنی ہے؟ ان مہینوں کی فضیلت ان کی حرمت میں ہے یہ الأشهر الحرم ہیں اور جب ہم حرام کی بات کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس میں بعض ایسی چیزیں ہیں جن سے ہمیں منع کیا گیا ہے کہ ہم نے وہ نہیں کرنا۔ کیوں کہ حرام کی تعریف کیا ہے حرام کس چیز کو کہتے ہیں ؟ حرام وہ چیز ہے جس سے ہمیں شریعت میں منع کرنے کا حکم دیا ہے قطعی طور پر کہ وہ نہیں کرنا۔ اس کا حکم کیا ہے ؟ اگر کوئی اس پر عمل کرتا ہے تو وہ گناہ گار ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے سزا کا مستحق ہوتا ہے اور جو اسے چھوڑ دیتا ہے اسے ثواب ملتا ہے بشرطیکہ وہ خلوص نیت سے اس چیز کو ترک کر دے جس کا ہمیں نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے قطعی طور پر۔

ان چار مہینوں میں جس چیز سے منع کیا گیا ہے وہ ہے جنگ، جنگ کرنا ان مہینوں میں منع کیا گیا ہے کہ ابتداً جنگ نہیں کرنی۔ تو جاہلیت میں ان چار مہینوں کی تعظیم کی جاتی تھی۔ مشرکین پورے سال میں جنگ کرتے لیکن جب یہ چار مہینے آتے تو جنگ سے رک جاتے۔ تو ان چار مہینوں کی عظمت جاہلیت میں تھی اور اسلام نے ان چار مہینوں کی عظمت کو برقرار رکھا ہے لیکن جو مشرکین تھے وہ ایک حیلہ کرتے تھے، وہ یہ کہتے تھے کہ چار مہینے تو ہیں اور یہی چار مہینے ہیں ذوالقعدہ ہے، ذوالحجہ ہے، محرم ہے اور رجب ہے لیکن جب وہ دیکھتے کہ ہمارا افائدہ اس وقت میں جنگ کرنے کا ہے مثال کے طور پر محرم میں جنگ کرنے کا ہے تو وہ پھر محرم میں جنگ کر لیتے اور اس کی حرمت کو پامال کر دیتے لیکن وہ اس کے عوض میں اس کے بدلے میں کسی اور مہینے کو لے لیتے اور اس کا نعم البدل سمجھتے ہوئے اس میں جنگ نہ کرتے۔ یہ حیلہ تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے قرآن مجید میں اور اس کی نفی بھی کی ہے اس کی مذمت بھی کی ہے کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ چار مہینے وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں مخلوق میں سے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ان چار مہینوں میں کچھ آگے پیچھے کرے۔

اگر جنگ پہلے سے جاری تھی تو اس کو مکمل کرنا ہے یہ نہیں کہ ہتھیار ڈال دینے ہیں اور جو کافر ہے وہ اپنا کام دکھا دے اور اس کا غلبہ ہو جائے۔ نہیں، یہ احکم الحاکمین کی شریعت ہے تو ان چار مہینوں کی حرمت اس چیز سے جڑی ہوئی ہے۔

عجب بات یہ ہے کہ محرم الحرام کی فضیلت ایک تو یہ ہے کہ الأشهر الحرم میں سے ہے کہ حرام چار مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جو محرم مہینے ہیں اور اس کی فضیلت جو صحیح احادیث میں آئی ہے وہ چند چیزوں کے ارد گرد ہے اس سے زیادہ نہیں ہے لیکن یہ چند چیزیں ہی کافی ہیں مومنوں کے لیے متقی پرہیز گار لوگوں کے لیے۔

ماہ محرم کی فضیلت میں سے جیسا کہ میں نے حدیث بیان کی ہے صحیح مسلم کی روایت میں نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں "أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَرَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ" (سب سے افضل اور سب سے بہتر جو روزہ ہے ماہ رمضان کے روزے کے بعد محرم کے روزے ہیں)۔ ماہ محرم کے روزے سب سے افضل روزے ہیں رمضان کے روزے کے بعد۔ رمضان کے روزے فرض ہیں محرم کے روزے فرض نہیں ہیں لیکن فرض روزوں کے بعد جو سب سے افضل روزے ہیں وہ ہیں ماہ محرم کے روزے۔ جتنے زیادہ کوئی شخص روزے رکھنا چاہے اس کی مرضی ہے "جب أَفْضَلُ الصِّيَامِ" رمضان کے مہینے کے بعد محرم کے ہیں تو پھر آپ دو دن روزہ رکھیں، دس دن رکھیں، بیس دن رکھیں، پورے مہینے

کے رکھ لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ ماہ محرم کی فضیلت اس کے روزے رکھنے میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہے۔

یہاں پر بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں صرف عاشوراء کا روزہ یا نو اور دس کا روزہ رکھیں۔ اگر ان کو کہا جائے کہ نو، دس، گیارہ (جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا) کا روزہ رکھیں کہتے ہیں یہ بدعت ہے۔ بدعت کیسے ہے بھئی؟! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرمارہے ہیں کہ "أَفْضَلُ الصِّيَامِ" "سب سے بہترین سب سے اچھے روزے جو ہیں رمضان کے روزوں کے بعد وہ محرم کے روزے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جتنے زیادہ روزے رکھیں گے اتنا ہی زیادہ فضیلت ہے اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ " وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ " (اور نمازوں میں سے جو سب سے افضل نماز ہے فرض نمازوں کے بعد وہ ہے صلاۃ الیل (تہجد کی نماز یا قیام کی نماز))۔ نوافل میں سے۔

نبی رحمت ﷺ نے دیکھا کہ عاشوراء کا دن، دس محرم کو جاہلیت میں روزہ رکھا جاتا تھا، مشرکین عرب بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ مدینہ پہنچے ہجرت کے بعد تو یہودیوں کو دیکھا وہ بھی روزہ رکھ رہے ہیں تو معلوم ہوا جب یہودیوں سے یہ دریافت کیا کہ یہ روزہ کیوں رکھتے ہو؟ تو انہوں نے جواب میں یہ کہا کہ یہ وہ عظیم دن ہے ہماری تاریخ میں، یہ وہی دن تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور بنی اسرائیل کو نجات عطا فرمائی فرعون کے عذاب سے فرعون کے شر سے تو ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ تو نبی رحمت ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ ہم سب روزہ رکھیں۔

عاشوراء کا روزہ فرض روزوں میں سب سے پہلے عاشوراء کا روزہ فرض ہوا۔ رمضان کے روزوں سے پہلے عاشوراء کا روزہ فرض تھا پھر اس کی فرضیت منسوخ ہوئی جب رمضان کے روزے فرض ہوئے اور رمضان کے روزے سن 2ھ میں فرض ہوئے تھے۔ نبی رحمت ﷺ نے یہ دیکھا کہ جو یہودی ہیں وہ صرف دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں عاشوراء کے دن تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو میں نو تاریخ کا روزہ بھی رکھوں گا یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے۔

نبی رحمت ﷺ نے ہمیشہ حکم دیا ہے "خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ ،خَالِفُوا الْيَهُودَ، خَالِفُوا النَّصَارَى"۔ مخالفت کا حکم دیتے رہے اگرچہ عبادت سے ہی اس چیز کا تعلق کیوں نہ ہو۔ صرف عادات اور معاملات میں نہیں بلکہ عبادات میں بھی۔ عاشوراء کا روزہ رکھنا عبادت ہے لیکن جب یہودی بھی رکھتے تھے عاشوراء کے دن کا روزہ، مشرکین بھی رکھتے تھے تو ان کی مخالفت کے لیے نو تاریخ کا روزہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے خواہش کی کہ میں اگر زندہ رہا تو میں نو تاریخ کا روزہ رکھوں گا مخالفت کرتے ہوئے یہودیوں کی اور مشرکین کی۔

اور ایک روایت میں آیا ہے "صَوْمُ يَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ" (ایک دن پہلے یا ایک دن میں روزہ رکھ لیا جائے مخالفت کرتے ہوئے یہودیوں کی)۔

جب یہودیوں کی مخالفت اتنی ضروری ہے کہ ہم عبادات میں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیتی ہیں ان میں بھی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی مخالفت کرو تو پھر ان کی تقلید کرنا، ان کے راستے کو اختیار کرنا، ان کے پیچھے لگنا یہ کہاں کی حکمت عملی ہے اور کہاں کا دین ہے یہ؟!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَنۡ تَرۡضٰی عَنۡكَ الۡیَھُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَھُمۡ﴾(البقرة:120)

(اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ! یہ یہوداور نصاریٰ کبھی راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ ان کی ملت کی اتباع نہ کی جائے)

یہودیوں کی کیا ملت تھی ؟نصاریٰ کی ملت کیا تھی ؟ملت یعنی دین۔ کیا دین تھا یہودیوں کا ہمیں پتہ نہیں ہے ؟! نصاریٰ کا کیا دین تھا ؟اور ملت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا تھی ؟

دین ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو حکم دیا ہے: ﴿وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا﴾(النساء :125)

کیا آج جو ہم اعمال کر رہے ہیں وہ ملت یہود و نصاریٰ تو نہیں ہے ؟ وہ دین یہود و نصاریٰ کی اتباع تو نہیں کر رہے ہم ؟ یہ دین ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے یا یہ دین یہود و نصاریٰ ہے۔ ہمارے بعض اعمال کیسے ہیں ؟یہود و نصاریٰ کی ملت کو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظوں میں بیان فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے صحیح احادیث میں واضح بیان فرمایا ہے لیکن عجب بات یہ ہے کہ ہم جانتے ہوئے بھی کہ یہ یہود و نصاریٰ کی ملت ہے بعض مسلمان وہی عمل کرتے ہیں جو یہود و نصاریٰ کرتے تھے اور جو عمل اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کرتے تھے وہ اعمال بہت کم مسلمانوں میں ہمیں نظر آتے ہیں! یہود و نصاریٰ کی ملت میں سے شرک کرنا، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں (یہود و نصاریٰ پر لعنت ہو وہ اپنے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مساجد بناتے تھے)۔ قبروں پر مساجد بنانا، مزارات تعمیر کرنا، ان کا اہتمام کرنا، انبیاء اور صالحین کا لفظ ذرا غور سے سنیں کہ انبیاء اور صالحین کی قبروں پر مساجد بنانا، عبادت گاہیں تعمیر کرنا، یہ یہود و نصاریٰ کی ملت ہے۔ مسلمانوں نے یہ راستہ کیوں اختیار کیا ہے وجہ کیا ہے ؟دین سے دوری ہے، سنت سے دوری ہے، علم سے دوری ہے۔

اسی طریقے سے غلو کرنا، حد سے گزر جانا۔ آج مسلمان کہاں پر ہیں ؟عبادات میں حد سے گزرنا ہے چاہے کوئی دلیل ہو یا نہ ہو بس عمل کرنا ہے ۔اور آپ دیکھیں محرم الحرام کے مہینے میں بدعات عام ہو جاتی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا جیسا کہ اس مہینے کی فضیلت میں روزہ رکھنا ہے اکثر ایام میں محرم الحرام کے روزے رکھنے ہیں یا اگر عاشوراء کے دن کا روزہ رکھنا ہے دس محرم کا روزہ رکھنا ہے یا اس سے ایک دن پہلے ایک دن بعد جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے عاشوراء کے دن کا روزہ رکھا اس کے پچھلے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے)۔ پچھلے ایک سال کے گناہوں کی معافی ہے یہ عمل کرنا تھا عجب بات یہ ہے کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا وہ ہم نے کیا نہیں ہے اور جو نہیں کرنا تھا ہم نے وہ کیا ہے! ملت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ، دین محمد ﷺ پر ہم نے عمل کرنا تھا، اتباع سنت کا راستہ اختیار کرنا تھا یہ ہمارے اوپر فرض تھا لیکن ہوا کیا؟ یہود و نصاریٰ کی ملت، اہل بدع کے راستے کو اختیار کیا گیا اور جہاں پر آج ہمیں ہونا چاہیے تھا آج ہم وہاں پر نہیں ہیں۔

محرم الحرام میں دس محرم کو روزہ رکھنا تھا سبیلیں چلتی ہیں، کھانے پینے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔

روزے میں انسان سکون کرتا ہے اطمینان محسوس ہوتا ہے، امن و امان کی حالت ہوتی ہے اور بعض لوگ عاشوراء کے دن بدامنی پھیلا دیتے ہیں مار پیٹ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دین محمد ﷺ ہے ؟ یہ ملت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ؟اس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے ؟ کہاں ہے سنت کی بلندی اور کہاں ہے اس بدعت کی پستی ؟ پھر ہم کہتے ہیں کہ آج ہم ذلیل و خوار ہیں پریشان ہیں!

اسی مہینے میں بعض لوگ خاص اہتمام کرتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دینے کے لیے، لعنت بھیجنے کے لیے۔ ویسے پورے سال میں وہ گالیاں دیتے ہیں لعنتیں بھیجتے ہیں لیکن محرم کے مہینے میں خاص طور پر شاید کوئی نماز چھوٹتی ہوگی ان کی نماز کے بعد کے اذکار میں ان کے ذکر میں ہے نعوذ باللہ کہ لعنت ہو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر۔ نام لے کر دیتے ہیں اور خاص طور پر سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق، سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضي الله عنهم عن الصحابة اجمعين ۔ معمول بن چکا ہے!

اور وہ حب اہل بیت کو اوڑھ بناتے ہیں اور اس کے پیچھے جو بھی بدعات اور خرافات اور کفریہ عقائد ہیں ان پر عمل کرتے رہتے ہیں۔

آل بیت سے ایسے محبت کی جاتی ہے؟ آل بیت سے محبت تو کرنی ہے لیکن صحابہ کرام اور اُمہات المؤمنین سے بغض رکھنا ہے اور اگر اُمہات المؤمنین آل بیت میں سے نہیں ہیں تو پھر وہ کیسا گھرانہ ہے کیسا بیت ہے وہ؟! کوئی بھی گھرانہ پہچانا جاتا ہے گھر والوں سے اور گھر والوں میں گھر والیاں سب سے پہلے ہوتی ہیں یہ کیسے اہل بیت ہیں جن میں گھر والیاں ہی نہیں ہیں ان کو خارج کر دیا گیا ہے! کہاں گئیں لوگوں کی عقلیں؟! لیکن کسی نے یہ فتنہ چھوڑ دیا تھا اور جاہل لوگوں نے اسے اپنایا اور آج دین بن گیا بعض لوگوں کے لیے۔

عبد اللہ بن سبا یہودی یمن سے آتا ہے یہ فتنہ لے کر ﴿وَلَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡ﴾ نہیں راضی ہوں گے جب تک کہ ہمارے دین کو نہیں بگاڑیں گے، اس میں بدعات اور خرافات کو نہیں پیدا کریں گے کبھی راضی نہیں ہوں گے کیوں کہ ان کو پتہ ہے جب تک یہ مسلمان اپنے دین سے جڑا ہوا ہے سنت پر عمل کر رہا ہے، موحد ہے متبع سنت ہے تو وہ ہمیشہ مغلوب رہیں گے یہود و نصاریٰ کبھی سر نہیں اٹھا سکتے تھے آپ پوری تاریخ دیکھ لیں۔ جب تک یہ مسلمان موحد تھا، متبع سنت تھا تو یہود و نصاریٰ قدموں میں پڑے ہوئے تھے کوئی عزت نہیں تھی ان کی، دبے ہوئے تھے لیکن جوں ہی مسلمانوں نے توحید کے راستے کو بدلا اور سنت کے راستے کو چھوڑا تو آہستہ آہستہ بدعات اور خرافات بڑھتی گئیں، شرک بڑھتا گیا اور آج یہود و نصاریٰ کے ہم قدموں میں پڑے ہیں!

﴿وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ﴾(آل عمران:26)

لیکن اللہ تعالیٰ نے عزت کو جوڑ دیا ہے توحید اور اتباع سنت کے ساتھ اور ذلت کو جوڑ دیا ہے شرک اور بدعات و خرافات کے ساتھ۔ یہی یہودی تھے ایک زمانے میں خیر امت تھے، اپنے زمانے کی بہترین امت تھے یہ لوگ ﴿وَفَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ﴾(الجاثية:16) لیکن جب انہوں نے اپنے نبی اور انبیاء عَلَيۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے راستے کو چھوڑا شرک کے راستے کو اپنایا، کفریہ عقائد پر عمل کرتے رہے اور سنت کے راستے کو چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ﴾ (البقرة:61)

(ان کے اوپر ذلت اور فقیری لکھ دی گئی، غربت لکھ دی گئی، محتاجی لکھ دی گئی)

آج اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں یہودیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے، کوئی عزت نہیں ہے، پوری قوم کا کوئی ملک نہیں ہے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے عجب سی بات ہے! دنیا کا فقیر سے فقیر انسان دیکھ لیں اس کا بھی ایک ملک ہے، اس کی ایک جگہ زمین نے اس کو جگہ دی ہوئی ہے اور یہ ایسی قوم ہے یہودیوں کی کہ زمین نے جگہ نہیں دی ان کو۔ ﴿وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ الذِّلَّةُ وَالۡمَسۡكَنَةُ﴾۔ کب؟

جب شرک کے راستے کو اختیار کیا اور اپنے انبیاء عَلَيۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی سنت کے راستے کو چھوڑا۔ میرے بھائی اللہ تعالیٰ کا قانون ایک ہے:

﴿فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا﴾ (فاطر:43)

وہ افضل امت تھی اپنے زمانے کی بہترین امت تھی جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر اترے، توحید کے راستے کو چھوڑا اور سنت کے راستے کو چھوڑا تو آج وہ ذلیل ہو گئے، اس زمانے سے ذلیل تھے۔ اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو دیکھ کر راستہ چھوڑ دیتے تھے، خلفاء راشدین کے زمانے میں اور ان بہترین زمانوں میں جب توحید اور سنت کا جھنڈا لہراتا تھا مشرق سے مغرب تک واللہ! یہ یہودی اور مشرکین راستہ چھوڑ دیتے تھے مسلمانوں کے لیے کبھی راستے کے درمیان میں چلنے کی جرأت نہیں کرتے تھے (راستہ، راستے کی بات میں کر رہا ہوں) وہ کہتے یہ ان ہی کا راستہ ہے ان ہی کا حق ہے، یہ عزت والے لوگ ہیں یہ عظیم لوگ ہیں۔

آج جہاں پر مسلمان نظر آتا ہے وہ ان کے شر سے محفوظ نہیں ہو سکتا اسے ذلیل کرنے کے لیے پیچھے لگتے ہیں اور کر کے رہتے ہیں اور مسلمان امت میں سے، کلمہ پڑھنے والوں میں سے ایک ایسا گروہ نکلا ہے جو ان ہی کے راستے پر آج بھی چل رہا ہے، عبداللہ بن سبا یہودی نے جس کا بیج بویا تھا۔ آج روافض کو دیکھیں وہی راستہ ہے جو یہودیوں کا راستہ تھا۔ سینے میں بغض بھرا ہوا ہے اہل سنت کے لیے، واللہ! جو بغض رافضہ کا اہل سنت کے ساتھ ہے شاید یہود و نصاریٰ کا بھی نہ ہو گا۔

یہود و نصاریٰ کو پتہ ہے کہ ہم غلط کر رہے ہیں، ان کو پتہ ہے کہ پکڑ ہو گی ہماری یہ جب غالب ہوں گے ہمیں چھوڑیں گے نہیں یہ لیکن وہ اپنے ذاتی مفادات کے لیے کرتے ہیں لیکن رافضہ، اہل سنت کے ساتھ ان کی جو عداوت اور دشمنی ہے وہ دین کی بنیاد پر خاص طور پر ہے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔ اگرچہ نصاریٰ تو کم شاید یہ سوچتے ہوں گے لیکن یہ جو یہودی ہیں خاص طور پر ان کا یہی ہمیشہ راستہ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے قرآن مجید میں کہ یہود و نصاریٰ میں ایک یہ امتیازی فرق ہے مسلمانوں کے تعلق کے ساتھ کہ نصاریٰ تھوڑا نرم گوشہ رکھتے ہیں اگرچہ کافر، بدکار دشمن وہ بھی ہیں لیکن یہودیوں کے تناسب میں، تناظر میں ان کا ہمیشہ جو خطرہ ہے وہ ان کے جو مظالم ہیں یہودیوں کی نسبت کم ہوئے۔ لیکن رافضہ نے نصاریٰ کا راستہ نہیں اختیار کیا مسلمانوں کے ساتھ بلکہ یہودیوں کا راستہ اختیار کیا ہے، بدترین راستہ دشمنی کا۔

آج آپ دیکھتے ہیں دماج میں ہمارے اہل سنت والجماعت کے ساتھی ہیں اہل علم میں سے ہیں طلاب علم ہیں ان کو گھیر لیا گیا اور ان کا کھانا پینا اور خوراک کو بند کر دیا گیا۔ واللہ! میرے بھائی جانوروں کے ساتھ بھی یہ سلوک نہیں کیا جاتا۔ اگر جانور کو بند کر دیا جائے اور جانور بھوکا پیاسا مر جائے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں (ایک عورت جہنم میں گئی کیوں کہ اس نے ایک بلی کو کھانے پینے سے محروم کیا)۔ میرے بھائی جانوروں کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا جاتا جو روافض اہل سنت کے ساتھ کرتے ہیں۔

حالات حاضرہ میں دیکھیں آج یمن میں کیا ہو رہا ہے، دماج میں ہمارے اہل سنت والجماعت کے بھائی ہیں ان کو گھیر لیا گیا ہے اور فائرنگ بھی کی گئی ہے تقریباً ساٹھ کے قریب لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور شہید ہو گئے۔ چھبیس کو قتل کر دیا گیا شہید ہوئے ہیں اور جو ساٹھ کے قریب ہیں وہ زخمی ہیں، کھلی فائرنگ کر رہے ہیں ان کے اوپر۔

کیا وجہ ہے؟ یہ بغض جو سینے میں ہے ﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ ان لوگوں نے روافض نے وہی راستہ اختیار کیا ہے۔ یمن کے جو حوثی ہیں روافض ہیں، خوارج ہیں اور روافض اور خوارج عجب سی بات ہے دونوں جو پہلی دو جماعتیں نکلی ہیں امت میں سے جو الگ ہوئی ہیں وہ روافض اور خوارج ہوئے ہیں اور ان دونوں کا بیج عبداللہ بن سبا یہودی نے بویا ہے!

میرے بھائیو! امت میں جو خیر اور اتفاق ہے اس میں بڑی خیر اور برکت ہے، وہ شخص آیا اس نے دیکھا کہ امت میں خیر اور اتفاق ہے اس نے بڑی کوشش کی کہ میں اس اتفاق کو کیسے توڑوں کیسے الگ الگ کروں تو اس نے ایک راستہ دیکھا۔ یہ جو شخص ہے یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آیا تھا تو اس نے یہ دیکھا کہ بعض لوگ جو ہیں وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بات کر رہے ہیں۔ (ذرا غور سے سنیں) بعض لوگ خلیفہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین کے خلاف کچھ باتیں کر رہے ہیں۔ بس ایک ڈور اسے ملی اور امت میں دو بڑے گروہ کا بیج بویا اس نے۔ بڑے ظالم گروہ امت میں جن کا اثر آج بھی موجود ہے۔

وجہ کیا تھی؟ کہ خلیفہ وقت ایک عظیم صحابی کے خلاف بعض لوگ بات کرتے اچھے لوگ بھی وہ بات سنتے اور منع نہ کرتے۔ مکہ میں اس شخص کو نکال دیا گیا جب اس نے یہ فتنہ ڈالنے کی کوشش کی اور پھر یہ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت جو احادیث میں ذکر کی جاتی ہے تو ان فضیلتوں کو بیان کرنا شروع کیا۔ بعض لوگوں نے دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں یا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں، فضائل میں یہ باتیں سنیں تو اسے ایک ڈور ملی کہ میں اس راستے سے امت میں فتنہ پیدا کر سکتا ہوں تو اس شخص نے اسلام قبول کر لیا۔ زبان سے کلمہ پڑھا اور کفر ابھی دل میں باقی تھا منافق تھا وہ شخص اور اس نے اسی فتنے کو جنم دیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دونوں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ میں سے کون افضل ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ افضل ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں یہ غلطی ہے، یہ غلطی ہے، وہ غلطی ہے۔ جب اس چنگاری کو اس نے کوشش کی کہ میں آگ میں تبدیل کروں تو وہ مکہ میں تھا اسے نکال دیا گیا علم اور علماء کا شہر تھا، مدینہ کی طرف گیا، وہاں پر بھی علم اور علماء موجود تھے علم عام تھا۔ وہاں سے بھی وہ نکلا اس کو زرخیز زمین ملی مصر میں اور پھر عراق میں۔ وہاں سے فتنے نکلے ہیں اور عراق سے یہ فتنہ نکلا ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیرا گیا، ان کا پانی بند کر دیا گیا، ان کی خوراک بھی بند کر دی گئی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بھوکے اور پیاسے تھے امیر المؤمنین رضي الله عنهم عن الصحابة اجمعين۔ کل جو کام انہوں نے کیا، ان خوارج اور روافض نے کیا آج وہی کام یہ لوگ کر رہے ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔ ہر زمانے میں، ہر وقت میں ان کو جب بھی موقع ملتا ہے واللہ! میں قسم کھا رہا ہوں یہ کبھی چھوڑتے نہیں ہیں۔

دیکھ لیں امن و امان کی نعمت دیکھیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بد امنی پھیلی تو ان لوگوں نے یہ ظاہر کیا کہ ہم حج پر جا رہے ہیں اور بڑا ٹولہ لے کر آئے تھے ہزاروں کی تعداد میں۔ کہاں جا رہے ہو؟ حج پر جا رہے ہیں۔ دکھاوا یہ تھا کہ ہم حج کر رہے ہیں اور حقیقتاً کہاں چلے گئے یہ لوگ! یہ حج ہے یہ کیسا حج ہے جس میں امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور بد ترین طریقے سے واللہ! بد ترین طریقے سے، بھوکا اور پیاسا ر کھا گیا، گھر میں داخل ہوئے اور جو ان کے دل میں بغض تھا وہ ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں نظر آ گیا۔ ستّر سال سے زیادہ عمر تھی بزرگ تھے عمر رسیدہ شخص تھے، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے تلواروں کے وار کیے، قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، ان کو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث یاد آ گئی کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو اُحد کا پہاڑ خوشی سے ہلا۔

یہ پتھر بھی ہل جاتے ہیں پیارے پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت میں۔ بعض لوگوں کے دل ان پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہو چکے ہیں۔ نبی رحمت ﷺ اپنا دایاں پاؤں اُحد پہاڑ پر مارتے ہوئے فرماتے ہیں "اثْبُتْ أُحُدُ" (اے اُحد! تو تھم جا کیا تو نہیں جانتا آج تیرے اوپر ایک نبی ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں)۔ اور اس وقت نبی کریم ﷺ تھے اور ان کے ساتھ سیدنا ابو بکر صدیق تھے، سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما تھے۔

صدیق تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں تو شہید کون ہیں؟ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا محراب میں نماز پڑھتے ہوئے، ایک مجوسی شخص نے قتل کیا انہیں اور دوسرے شہید ہیں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ۔ یہ حدیث یاد آ گئی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ کوئی تلوار نہیں اٹھائے گا بدامنی نہیں پھیلے گی، قتل وغارت، خون ریزی میری وجہ سے نہیں ہو گی میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں۔ جان جاتی ہے مرنا تو ویسے ہی ہے لیکن میری وجہ سے قتل وغارت ہو! نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ کوئی تلوار نہیں اٹھائے گا، ان ظالموں نے ظلم کرتے کرتے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے، اس ظالم کو دیکھیں قرآن مجید کو اپنے پاؤں سے ایسے لات مار کر ہٹا دیتا ہے۔ قرآن مجید کے ساتھ یہ سلوک تھا! اگر اس قرآن مجید کو پڑھ لیتے ناں، دل سے سمجھ لیتے اگر دل میں کچھ ایمان باقی ہوتا ناں تو کبھی ایسی حرکت نہ کرتے۔ میرے بھائی! جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قدر نہیں کرتے وہ قرآن کی قدر بھی نہیں کرتے۔

یہ قاعدہ یاد رکھیں کہ؛ **جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قدر نہیں کرتے وہ قرآن کی قدر نہیں کرتے**، جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں واللہ! ان کی زبان ان کی کتابوں میں ہے (یہ قرآن وہ قرآن نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا وہ مصحف فاطمہ تھا یہ مصحف حفصہ ہے وہ اس قرآن سے تین گنا زیادہ بڑا ہے اور اس میں ایک حرف بھی اس قرآن کا نہیں ہے)۔ اصول کافی روافض کی وہ کتاب ہے جو صحیح بخاری جیسی مانی جاتی ہے اہل سنت میں، یہ روایت اس میں موجود ہے۔

تین گنا زیادہ بڑا اس قرآن سے ہے اور ایک حرف بھی اس میں سے نہیں ہے عجب سی بات ہے میرے بھائی!! تو اس کو کیوں پڑھتے ہیں؟ تقیہ ہے ، ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے یہی پڑھیں گے۔ عجب سی بات ہے!! جب دل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بغض ہوا، زبان سے گالی نکلی تو قرآن مجید سے بھی نفرت ہوئی، یہ سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

تو خوارج نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، یہی خوارج تو تھے اور پھر آل بیت کی محبت کو اوڑھ بناتے ہوئے اس عبد اللہ بن سبا یہودی نے یہاں تک کہہ دیا اس کے گروہ نے، سبئیہ معروف ہیں یہاں تک کہہ دیا (علی اللہ ہے) نعوذ باللہ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ربّ کا درجہ دے دیا!

جو اہل علم تھے وہ تو جانتے تھے جو جاہل تھے جو اعراب تھے ان کی باتوں میں آ گئے اور اس چیز کو بھی ان روافض نے جو شیعہ تھے اس زمانے میں کہ بعض صحابہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان کی تائید کرتے تھے ان کو کہا کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے شیعہ ہیں یعنی نصرت کرنے والے ہیں مدد کرنے والے ہیں۔ جنگ صفین میں جنگ جمل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے تو یہ جو لفظ تشیع ہے شیعہ جو ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس اعتبار سے کہ بعض صحابہ بھی سیدنا علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ تھے لیکن جب اس نے یہ رخ اختیار کیا بد عقیدگی کا رخ، بدعت کا

رخ اختیار کیا تو پھر اس گروہ نے جنم لیا۔ شیعہ امامیہ، شیعہ اثنا عشریہ، یہ جتنے بھی گروہ نکلے ہیں یہ روافض کے گروہ نکلے ہیں اور انہوں نے آہستہ آہستہ دین میں وہ تبدیلیاں کی ہیں کہ آج دین کی وہ صورت ہے واللہ! جس سے یہود و نصاریٰ بھی شرماتے ہیں، یہ روافض کا دین ہے۔

تو تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی بدامنی کہیں پر ہوتی ہے واللہ میرے بھائیو! امن وامان کی نعمت بڑی عظیم نعمت ہے اگرچہ ظالم، فاجر حکمران کیوں نہیں ہے لیکن امن وامان ہے تو خیر ہی خیر ہے۔ جب بھی بدامنی کسی ملک میں پھیلی تو سب سے پہلے ان لوگوں نے اپنے دل کی جو آگ ہے وہ اہل سنت پر حملہ کر کے ان پر وار کر کے بجھائی، اہل سنت کو قتل کر کے اور ان کو طرح طرح کے عذاب دے کر اپنے اس دل کی آگ اور بغض کو بجھایا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی جو دماج میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدمی عطا فرمائے ان کو نصرت عطا فرمائے اور ان کی عزتیں، جان اور مال محفوظ فرمائے، آمین۔ ہم ان کے لیے اگر کچھ نہیں کر سکتے دعا تو کر سکتے ہیں ان کے لیے واللہ! وہ بڑی مصیبت میں ہیں آج۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یمن کے حالات درست کر دے اور پھر سے وہ امن وامان کی حالت آجائے جیسے کہ پہلے تھی، آمین ۔

محرم الحرام، میں نے کہا کہ محرم الحرام تقویٰ کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَسَارِعُوٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (جلدی کرو اپنے ربّ کی مغفرت کی طرف)

﴿وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ﴾ (اور ایسی جنت جس کی چوڑائی زمین وآسمان کی مانند ہے)

﴿اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (اس جنت کو تیار کیا گیا ہے متقین کے لیے)۔

میرے بھائی جنت متقین لوگوں کا ٹھکانہ ہے، تیار کی گئی ہے متقین کے لیے اور تقویٰ کا راستہ سنت کا راستہ ہے، تقویٰ کا راستہ توحید کا راستہ ہے، تقویٰ کا راستہ قرآن کا راستہ ہے، تقویٰ کا راستہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا راستہ ہے۔ جیسے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں تقویٰ کا معنیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پکڑ سے بچاؤ، عام لفظوں میں۔ ہم کیسے بچ سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے؟

اس کا طریقہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود بیان فرماتے ہیں التقویٰ کا معنیٰ:

"الخوف من الجليل" (اللہ تعالیٰ سے ڈرنا) "والعمل بالتنزيل" (اور وحی پر عمل کرنا)۔ اور وحی ہے قرآن مجید اور صحیح حدیث، قرآن اور صحیح حدیث پر عمل کرنا یہ تقویٰ ہے۔ "والرضا بالقليل" (اور تھوڑی چیز پر قناعت کر دینا)۔ کہ اللہ تعالیٰ جو تو نے دیا ہے الحمد للہ، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا کہ تھوڑا ہے تو سہی دنیا اتنی چھوٹی نظر آتی ہے دنیا کی حقیقت ہمیں نظر آتی ہے۔ دنیا کی حقارت اور دنیا مومن کی نظر میں متقی کی نظر میں کیا ہونی چاہیے کیسی ہونی چاہیے اور کیا ہوتی ہے؟ "والرضا بالقليل" رضامندی کا ظاہر کرنا زبان پر کہ اے اللہ! تیرا شکر ہے، اے اللہ تعالیٰ میں راضی ہوں تیری قضاء پر۔ اے اللہ! میں راضی ہوں جو تو نے مجھے دیا ہے۔ "والاستعداد ليوم الرحيل" (اور موت کے لیے ہمیشہ تیار رہنا)۔ موت آئے گی اچانک آئے گی کیا اس کے لیے ہم تیار ہیں؟ موت کے لیے ہمیشہ تیار رہنا ہے حقوق کی ادائیگی سے، تقویٰ کا راستہ اختیار کرنے سے، صحیح عقیدہ رکھنے سے، اتباع سنت سے۔

یہ ﴿سَارِعُوْٓا﴾ کا لفظ کیوں ہے ؟ جلدی کرو وقت بہت کم ہے موت قریب ہے۔ دوسری آیت میں ﴿سَابِقُوْٓا﴾ (الحدید:21) ریس لگاؤ، ایک دوسرے سے آگے بڑھو مغفرت اور جنت کی طرف۔ مغفرت کا راستہ، جنت کا راستہ معروف اور مشہور ہے واللہ! بالکل واضح ہے، عیاں ہے سورج کی طرح جیسے باہر چمک رہا ہے لیکن کتنے لوگ ہیں جو اس راستے کو جانتے ہیں؟!

اللہ تعالیٰ کی مغفرت اللہ تعالیٰ کی رضا سے جڑی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا عبادات سے جڑی ہوئی ہے اور عبادات کی بنیاد ہے جو عام شرطیں ہیں عبادت کی وہ ہے "الاخلاص للہ تعالیٰ" جس کی بنیاد توحید ہے اور "اتباع رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "۔

کلمہ توحید کی تحقیق ان ہی دو چیزوں میں ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" اخلاص ہے توحید عبادت ہے "مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ" اتباع ہے۔ توحید المُرسِل اور توحید المُرسَل، پیغام بھیجنے والے کی توحید توحید عبادت ہے اور جس کی طرف پیغام بھیجا گیا توحید المُرسَل ان کی ایک اتباع کرنی ہے بس، عبادت صرف ایک ذات کی کرنی ہے اور اتباع صرف ایک ذات کی کرنی ہے، عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرنی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اتباع صرف اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی کرنی ہے یہ ان کا حق ہے اتباع سنت۔

محرم الحرام ایک بہترین موقع ہے، بہترین زمانہ ہے کہ ہم ایک دوسرے سے آگے بڑھیں عبادات میں۔ اگر پہلے آپ پانچ وقت نماز باجماعت نہیں پڑھتے تھے آج سے اہتمام کریں بہترین موقع ہے نئے سال کا آغاز ہے نئے سال کے ساتھ ایک نئی زندگی کا صفحہ کھولتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے توحید کا راستہ اختیار کرتے ہوئے، اتباع سنت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے۔ اگر پہلے پانچ وقت نماز باجماعت نہیں پڑھتا تھا تو آج سے میں عہد کروں کہ میں پانچ وقت نماز باجماعت پڑھوں گا، اگر پہلے میں کسی پر ظلم کرتا تھا تو آج میں یہ عہد کروں کہ میں یہ ظلم نہیں کروں گا، اگر پہلے کسی کو گالی دیتا تھا، غیبت کرتا تھا، چغل خوری کرتا تھا تو آج میں عہد کروں کہ میں ایسا کام نہیں کروں گا، اگر پہلے میں نے رشتے کو توڑا ہوا تھا، والدین کا نافرمان تھا تو آج میں یہ عہد کروں یہ نیا سال ہے میری زندگی میں میں اس سال میں تبدیل ہونا چاہتا ہوں، میں اس سال میں اپنے آپ کو تبدیل کرنا چاہتا ہوں میں پہلے جیسا نہیں ہونا چاہتا۔ جو برائیاں کل تھیں آج میں انہیں اپنی زندگی سے ختم کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ وقت بہت کم ہے ﴿سَارِعُوْٓا﴾ جلدی کرو۔

پتہ نہیں کہ اگلا محرم ہم دیکھیں گے یا نہیں دیکھیں گے ایک ساتھ ہوں گے کہ نہیں کیا ہوتا ہے! اگلے سال تک ہم رہیں گے؟ نہیں میں اگلے محرم میں تبدیل ہوں گا۔ کل کا دن دیکھا ہے ہم نے؟ اگلا سال تو اگلا سال رہا کل کا دن ہم نے دیکھا ہے؟ کیا یہ گارنٹی کسی نے لی ہوئی ہے یا دی ہوئی ہے کہ کل کا دن ہم دیکھیں گے؟ سبحان اللہ۔ حالات بدلتے ہوئے پتہ نہیں چلتا۔ تو ﴿سَارِعُوْٓا﴾ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی طرف۔

واللہ! جو نوافل عبادات ہیں اللہ تعالیٰ کا بہت فضل و کرم ہے کہ نوافل عبادات اتنی ہیں اگر ہم ان پر عمل کریں واللہ! بدعت باقی نہیں رہتی۔ اگر آپ سنت پر عمل کرتے رہیں واللہ! بدعت کا موقع ہی نہیں ملے گا آپ کو وقت ہی نہیں ملے گا آپ کو۔ میں ان میں سے چند چیزیں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم دیکھیں اگر ان چیزوں پر عمل کریں تو دیکھیں کتنا باعث ثواب ہیں۔ اور یہ ساری احادیث ہیں میں حوالے بیان نہیں کروں گا صرف آپ کو بتاؤں گا تا کہ ہمیں پتہ چلے کہ ساری صحیح احادیث میں یہ چیزیں موجود ہیں وقت کم ہے میں صرف آپ

کو hint دیتا ہوں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ہم تقویٰ کا راستہ کیسے اختیار کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نزدیکی محرم الحرام میں اور دیگر مہینوں میں پورے سال میں ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ قرآن مجید سے میں شروع کرتا ہوں بات کو:

- نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں (کہ **جس نے آیت الکرسی پڑھی ہر نماز کے بعد تو اس کے اور جنت کے بیچ میں سوائے موت ہے مرے گا تو جنت میں جائے گا**)۔ اور یہ آپ دیکھ لیں یہاں پر بھی پوسٹر لگے ہوئے ہیں سامنے، جس میں اذکار تھے نماز کے بعد کے اذکار اکثر مساجد میں یہاں پر بھی لگے ہوئے تھے شاید لے لیا اکثر مساجد میں لگے ہوئے ہیں کہ نماز کے بعد کون کون سے اذکار پڑھنے ہیں ان میں سے آیت الکرسی بھی ذکر ہے اور یہ اس کی دلیل ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم میں سے ہے۔
- یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم میں سے ہے کہ جس نے سورہ البقرۃ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھیں سونے سے پہلے، آپ ﷺ فرماتے ہیں "كَفَتَاهُ" (وہ ان کو کافی ہیں، شر سے محفوظ کرتی ہیں)۔ سورۃ البقرۃ جو شخص اپنے گھر میں پڑھتا ہے سورہ البقرۃ کی تلاوت کرتا ہے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔
- (جس نے سورۃ الکھف کی پہلی دس آیات پڑھیں ان کو یاد کیا ہے تو دجال کے فتنے سے وہ نجات پائے گا)۔
- (جس نے سورۃ الاخلاص تین مرتبہ پڑھی اسے قرآن مجید کے ختم کا ثواب ملا)۔ کیوں کہ سورۃ الاخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ جو ہے وہ ایک تہائی قرآن مجید کے برابر ہے، سورۃ الاخلاص پڑھنے کا اجر قرآن مجید کے ایک تہائی کے برابر ہے۔
- (جس نے ایک حرف پڑھا قرآن مجید میں سے اس کو ایک نیکی ملی بلکہ دس گنا نیکیاں ملیں)۔ جس نے ایک حرف پڑھا دس نیکیاں ملیں اور جتنا اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم سے دینا چاہے۔ (الف، لام، میم ایک حرف نہیں ہے، الف الگ حرف ہے، لام الگ حرف ہے، میم الگ حرف ہے)۔
- وضو کو دیکھیں، جس نے وضو کیا بہترین طریقے سے جیسے کہ وضو کرنے کا طریقہ ہے اور پھر دعا پڑھی "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" اس کے لیے **جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے**۔ بشرطیکہ وضو سنت کے مطابق کیا ہو۔
- دوسری روایت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ وضو کرتے ہیں وضو کر کے دکھاتے ہیں، پانی منگواتے ہیں اور وضو کر کے دکھاتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں **جس نے اس طریقے سے وضو کیا اور پھر دو رکعت پڑھی اس کے بیچ میں کوئی کلام نہیں کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے**۔

پہلے وضو کرنے کا طریقہ بیان فرمایا پھر فضیلت بیان فرمائی، ذرا غور کریں فضیلت پہلے نہیں ہے پہلے طریقہ ہے اور پھر فضیلت ہے۔ آج بعض لوگوں کی دعوت فضیلت تک محدود ہے "فضائل اعمال" آپ فضیلت جانیں آپ عمل جیسا بھی کریں آپ کی مرضی ہے، جیسا آپ کا امام کہتا ہے وہ کریں اتباع سنت اس میں ہے یا نہیں ہے جیسا بھی عمل ہے خیر ہے فضیلت جاننی چاہیے آپ عمل کریں جیسا بھی کریں۔ نہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ معمول نہیں تھا، سیدنا عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین نے صحیح بخاری کی روایت ہے پہلے وضو کر کے دکھایا کہ یوں وضو کرنا ہے یہ طریقہ تھا پیارے پیغمبر ﷺ کا پھر فضیلت بیان فرمائی۔

- نماز کے تعلق سے نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں جس نے "البردین" فجر اور عصر کی نماز کا اہتمام کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔

- نفل نمازیں، نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں جس نے ایک دن میں بارہ رکعت پڑھی "تطوع لله سبحانه وتعالى" اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔
- مساجد کی تعمیر، جس نے ایک مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنا دیتا ہے۔
- جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں آگیا۔
- جس نے فجر کی نماز پڑھی اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا سورج نکل گیا اور ایک نیزے کے فاصلے پر ہو گیا پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی صلاۃ الاشراق جو ہے تو اس کا جو ثواب ہے ایک حج ایک عمرے کے برابر کا ہے۔ تین مرتبہ فوائد بیان کیے پیارے پیغمبر ﷺ نے۔
- روزے کے تعلق سے دیکھیں، **جس نے رمضان کا روزہ ایمان کے ساتھ اور احتساب کے ساتھ رکھا اس کے پچھلے گناہ معاف۔**
- جس نے ہر مہینے میں تین روزے رکھے تین دن کے روزے ایام البیض، تیرہ تاریخ، چودہ تاریخ اور پندرہ تاریخ عربی مہینوں میں گویا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے پورے سال کے روزوں کا اسے اجر و ثواب ملتا ہے۔
- جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھے گویا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔
- جس نے ایک دن نفل روزہ رکھا اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تو اس کا چہرہ جہنم سے ستر سال اللہ تعالیٰ دور فرما دیتا ہے۔
- حج کے تعلق سے، جس نے حج کیا اس کی حالت ایسی بدلی جیسا کہ اس نے ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہے۔
- حج مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔
- صدقات اور خیرات، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ فرماتے ہیں کہ سات لوگ ایسے ہوں گے قیامت کے دن جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوں گے ان میں سے اس شخص کا ذکر کیا جو اپنے دائیں ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دیتا ہے اس کے بائیں ہاتھ تک کو خبر نہیں ہوتی۔ صدقات اور خیرات، فرض زکوٰۃ کے علاوہ صدقات اور خیرات میں آگئے ہیں۔
- معاملات میں دیکھیں آپ، جس نے کسی مریض کی تیمارداری کی اور اس کی عیادت کی تو وہ جنت کے باغ میں بیٹھا رہے گا جب تک کہ وہ وہاں سے اٹھ کر چل کر نہیں جاتا۔
- جس نے کسی مسلمان بھائی کے لیے آسانی کی دنیا میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لیے آسانی پیدا کرے گا۔
- جس نے کسی مسلمان بھائی پر پردہ ڈالا دنیا میں اللہ تعالیٰ اسے پردے میں رکھے گا قیامت کے دن۔
- اذکار میں دیکھیں، جس نے "**سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم**" کہا ذکر اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت بو یا گیا۔
- "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

مختلف اذکار ہیں مختلف طریقے ہیں، مختلف راستے ہیں جن میں خیر ہی خیر ہے برکت ہی برکت ہے سنت ہی سنت ہے، بہت زیادہ ہیں لیکن سمجھ دار کو اشارہ ہی کافی ہے۔ واللہ! اگر ہم ان پر عمل کرتے رہیں، ان سنتوں پر ہم عمل کریں محرم کے دنوں میں تو بدعتوں کے لیے وقت باقی بچتا ہے

؟آپ روزہ رکھیں دل میں سکون اور اطمینان محسوس ہوتا ہے بدعت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے کہ جتنی بدعتوں پر عمل کیا جائے گا اتنی ہی سنتیں چھوڑی جائیں گی۔ سنتیں چھوٹیں گی جب بدعت عام ہو گی تو پھر سنت بہت مشکل سے نظر آئے گی آپ کو۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی، سلف الصالحین کے روشن منہج کو اپنانے کی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

﴿سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝١٨١ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

“وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِه وَصَحْبِه اَجمَعِين”

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 144. محرم الحرام تقویٰ کا مہینہ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio